نے تحریک کو تشدد سے کچلا، ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کو شہید کیا۔ انہی شہداء ختم نبوت کا خونِ بے گناہی رنگ لایا اور ۱۹۷۴ء میں پاکستان میں مرزائیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ۱۹۷۶ء میں امتناعِ قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔ مجلس احرار اسلام کے کارکن انہی مقدس شہداء کی یاد میں ہر سال جمع ہوتے ہیں، ان کے دیئے ہوئے پیغام کا اعادہ کرتے ہیں اور ان کے مشن پر چلنے کا عزم کرتے ہیں۔ ان سطور کے ذریعے اپنے تمام قارئین، ملک بھر کے احرار کارکنوں اور تمام مسلمانوں کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ اس مبارک اجتماع میں "چناب نگر" پہنچ کر ہمارے حوصلے بڑھائیں اور مجلس احرار اسلام کی خالص دینی جدوجہد میں شریک ہو کر دنیا و آخرت کی فلاح پائیں۔

ربوہ کا نیا نام .... چناب نگر

حال ہی میں حکومت پنجاب نے مسلمانوں کے متفقہ مطالبے کو تسلیم کرتے ہوئے مرزائیوں کے مرکز ربوہ کا نام تبدیل کر کے "چناب نگر" رکھ دیا ہے۔ اس سلسلے میں گزشتہ کئی ماہ سے بھرپور کوششیں ہو رہی تھیں۔ پنجاب اسمبلی میں یہ آواز مولانا منظور احمد چنیوٹی نے بلند کی۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم، امیر احرار حضرت سید عطاء المحسن بخاری، مولانا زاہد الراشدی اور کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شامل تمام جماعتوں کی کوششیں بار آور ہوئیں۔ "چناب نگر" مجلس احرار اسلام کا تجویز کردہ نام تھا۔ جسے قبول کر لیا گیا۔ ہم حکومت پنجاب کو اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے تمام رہنماؤں اور کارکنوں کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ حکومت پنجاب اگر چناب نگر میں قائم مرزائیوں کے دفاتر اور اشاعتی اداروں کی تلاشی لے تو یقیناً ہمارے اس مطالبے کو بھی تسلیم کر لے گی کہ قادیانیوں کے رسائل و جرائد اور پریس ضبط کئے جائیں۔ چناب نگر کی لیز کو منسوخ کر کے مسلمانوں کو یہ زمین نیلام کر دی جائے۔ یہ پاکستان میں دوسرا تل ابیب ہے۔ جہاں ملک کی تباہی و بربادی، امت مسلمہ کی گمراہی، اور اسلام سے غداری کی سازشیں تیار ہوتی ہیں اور پروان چڑھتی ہیں .... اے خانہ برانداز چمن، کچھ تو ادھر بھی

حضرت حکیم حافظ محمد حنیف اللہ رحمتہ اللہ علیہ

ہفتہ، ۷ فروری ۱۹۹۸ء، (۱۸ شوال ۱۴۱۹ھ) کو صبح سوا چھے بجے، ملتان میں حکیم حافظ محمد حنیف اللہ ۷۶ سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ فن طبابت میں تو ان کا شمار یقیناً "ائمہ وقت" میں کیا جاتا تھا۔ لیکن ان کی ذات میں سعادت و علو مرتبت کے ایسے بہت سے حوالے یکجا ہو گئے تھے کہ جسے اللہ تعالیٰ کے فضل خاص اور کرم بے حساب کے علاوہ اور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔

حکیم صاحب کا آبائی وطن پھلور (ضلع جالندھر) تھا۔ جہاں سے ان کے والد ماجد حکیم عطاء اللہ خان ترک